حافظ ابن حجر عسقلانی رح لکھتے ہیں
کہ{حضرت معاویہ رضہ}آپ صہ کے
کاتب بھی تھے - جلد 6 ص 60

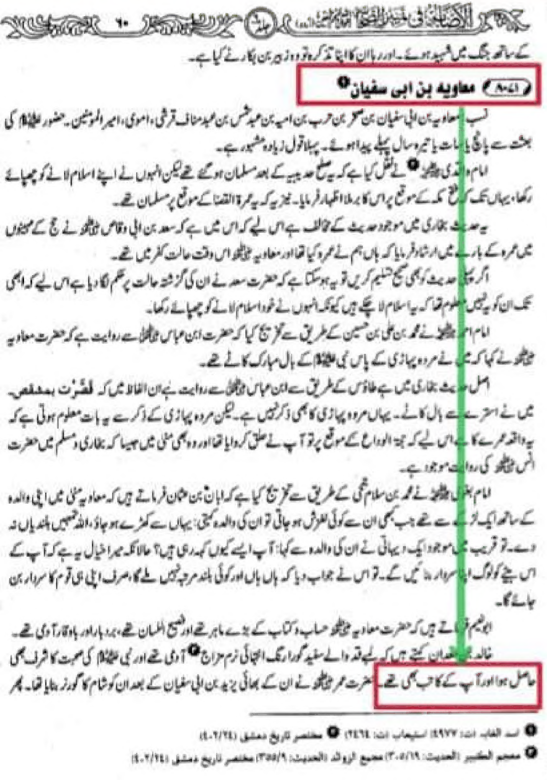

کے ساتھ جنگ میں شہید ہوئے۔ اور رہا ان کا اپنا تذکرہ تو وہ زبیر بن بکار نے کیا ہے۔

(۸۰۷۱) معاویہ بن ابی سفیان ❶

نسب: معاویہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی، اموی، امیر المومنین۔ حضور ﷺ کی بعثت سے پانچ یا سات یا تیرہ سال پہلے پیدا ہوئے۔ پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔

امام واقدی ؒ ❷ نے نقل کیا ہے کہ یہ صلح حدیبیہ کے بعد مسلمان ہو گئے تھے لیکن انہوں نے اپنے اسلام لانے کو چھپائے رکھا، یہاں تک کہ فتح مکہ کے موقع پر اس کا برملا اظہار فرمایا۔ نیز یہ کہ یہ عمرۃ القضا کے موقع پر مسلمان تھے۔

یہ حدیث بخاری میں موجود حدیث کے مخالف ہے اس لیے کہ اس میں ہے کہ سعد بن ابی وقاص ؓ نے حج کے مہینوں میں عمرہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ہاں ہم نے عمرہ کیا تھا اور معاویہ ؓ اس وقت حالت کفر میں تھے۔

اگر پہلی حدیث کو بھی صحیح تسلیم کریں تو یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت سعد نے ان کی گزشتہ حالت پر حکم لگا دیا ہے اس لیے کہ ابھی تک ان کو یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ اسلام لا چکے ہیں کیونکہ انہوں نے خود اسلام لانے کو چھپائے رکھا۔

امام احمد ؒ نے محمد بن علی بن حسین کے طریق سے تخریج کیا کہ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ ؓ نے کہا کہ میں نے مروہ پہاڑی کے پاس نبی ﷺ کے بال مبارک کاٹے تھے۔

اصل حدیث بخاری میں ہے طاؤس کے طریق سے ابن عباس ؓ سے روایت ہے ان الفاظ میں کہ **قصرت بمشقص**۔ میں نے اس تیر سے بال کاٹے۔ یہاں مروہ پہاڑی کا بھی ذکر نہیں ہے۔ لیکن مروہ پہاڑی کے ذکر سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ واقعہ عمرے کا ہے اس لیے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر تو آپ نے حلق کروایا تھا اور وہ بھی منیٰ میں جیسا کہ بخاری و مسلم میں حضرت انس ؓ کی روایت موجود ہے۔

امام بغوی ؒ نے محمد بن سلام جمحی کے طریق سے تخریج کیا ہے کہ ابان بن عثمان فرماتے ہیں کہ معاویہ منیٰ میں اپنی والدہ کے ساتھ ایک لڑکے تھے جب بھی ان سے کوئی لغزش ہو جاتی تو ان کی والدہ کہتی: یہاں سے کھڑے ہو جاؤ، اللہ تمہیں بلندیاں نہ دے۔ تو قریب میں موجود ایک دیہاتی نے ان کی والدہ سے کہا: آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں؟ حالانکہ میرا خیال یہ ہے کہ آپ کے اس بیٹے کو لوگ اپنا سردار بنائیں گے۔ تو اس نے جواب دیا کہ ہاں ہاں اور کوئی بلند مرتبہ نہیں ملے گا، صرف اپنی ہی قوم کا سردار بن جائے گا۔

ابو نعیم فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؓ حساب و کتاب کے بڑے ماہر تھے اور فصیح اللسان تھے، بردبار اور باوقار آدمی تھے۔

خالد بن معدان کہتے ہیں کہ لمبے قد والے سفید گورا رنگ انتہائی نرم مزاج ❸ آدمی تھے اور نبی ﷺ کی صحبت کا شرف بھی حاصل ہوا اور آپ کے کاتب بھی تھے۔ حضرت عمر ؓ نے ان کے بھائی یزید بن ابی سفیان کے بعد ان کو شام کا گورنر بنایا تھا۔ پھر

---

❶ اسد الغابہ (ت: ۴۹۷۷) استیعاب (ت: ۲۴۶۴) ❷ مختصر تاریخ دمشق (۲۴/۴۰۲)

❸ معجم الکبیر (الحدیث: ۱۹/۳۰۵) مجمع الزوائد (الحدیث: ۹/۳۵۵) مختصر تاریخ دمشق (۲۴/۴۰۲)

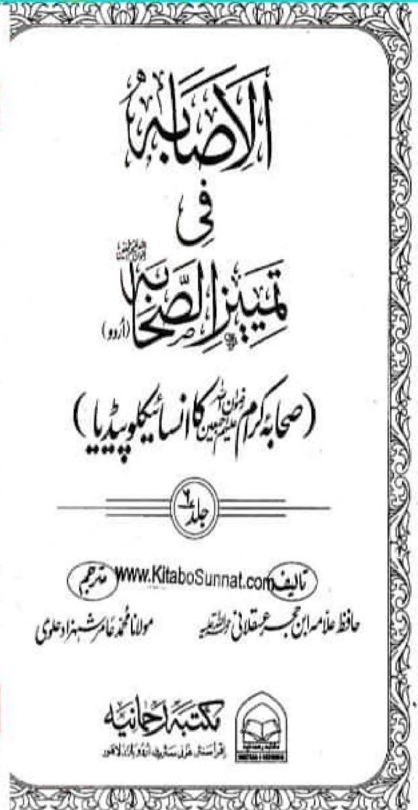

الاصابہ
فی
تمییز الصحابہ (اردو)

(صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا انسائیکلوپیڈیا)

جلد ۶

تالیف www.KitaboSunnat.com مترجم

حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی ؒ
مولانا محمد عامر شہزاد علوی

مکتبہ رحمانیہ
اقرا سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

امام ابن کثیر معاویہ رض کے بارے میں کہتے ہیں کہ معاویہ بن ابو سفیان کے کاتب وحی ہونے پر اجماع ہے

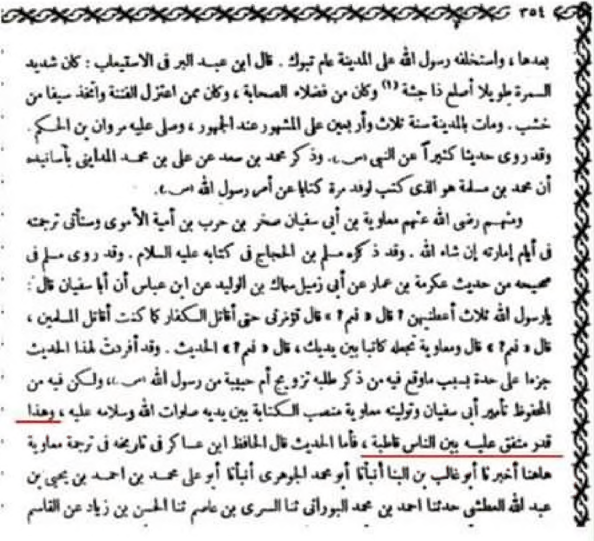

بعدها ، واستخلفه رسول الله على المدينة عام تبوك . قال ابن عبد البر في الاستيعاب : كان شديد السمرة طويلا أصلع ذا جثة (١) وكان من فضلاء الصحابة ، وكان ممن اعتزل الفتنة واتخذ سيفا من خشب . ومات بالمدينة سنة ثلاث وأربعين على المشهور عند الجمهور ، وصلى عليه مروان بن الحكم . وقد روى حديثا كثيراً عن النبي ص . وذكر محمد بن سعد عن علي بن محمد المدايني بأسانيده أن محمد بن مسلمة هو الذي كتب لوفد مرة كتابا عن أمر رسول الله ص .

ومنهم رضي الله عنهم معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية الأموي وسيأتي ترجمته في أيام إمارته إن شاء الله . وقد ذكره مسلم بن الحجاج في كتابه عليه السلام . وقد روى مسلم في صحيحه من حديث عكرمة بن عمار عن أبي زميل سماك بن الوليد عن ابن عباس أن أبا سفيان قال : يارسول الله ثلاث أعطنيهن ؟ قال « نعم ؟ » قال تؤمرني حتى أقاتل الكفار كما كنت أقاتل المسلمين ، قال « نعم ؟ » قال ومعاوية تجعله كاتبا بين يديك ، قال « نعم ؟ » الحديث . وقد أفردت لهذا الحديث جزءا على حدة بسبب ماوقع فيه من ذكر طلبه تزويج أم حبيبة من رسول الله ص ، ولكن فيه من المحفوظ تأمير أبي سفيان وتوليته معاوية منصب الكتابة بين يديه صلوات الله وسلامه عليه ، وهذا قدر متفق عليه بين الناس قاطبة ، فأما الحديث قال الحافظ ابن عساكر في تاريخه في ترجمة معاوية هاهنا أخبرنا أبو غالب بن البنا أنبأنا أبو محمد الجوهري أنبأنا أبو علي محمد بن أحمد بن يحيى بن عبد الله العطشي حدثنا احمد بن محمد البوراني ثنا السري بن عاصم ثنا الحسن بن زياد عن القاسم

الحافظ ابن كثير

البداية والنهاية

منشورات مكتبة المعارف بيروت

بن ہشام، حکیم بن حزام، عکرمہ بن ابی جہل، سہیل بن عمرو اور ان میں سے کچھ ان سے کم ہیں۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام اور اپنے تمام مومن بندوں کو آپس میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور وہ انہیں بہتر جانتا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حکیم بن حزام نے وہ مال نکال دیا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مولفۃ قلوب کی صورت میں عطا فرمایا تھا پس انہوں نے اس کے بعد اسے صدقہ کر دیا(1)۔

میں (مفسر) کہتا ہوں کہ حضرت حکیم بن حزام اور حضرت حویطب بن عبد العزی میں سے ہر ایک ایک سو بیس برس تک زندہ رہا، ساٹھ سال اسلام کی حالت میں اور ساٹھ برس زمانہ جاہلیت میں۔ اور میں نے امام الشیخ، الحافظ ابو محمد عبد العظیم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دو آدمی ہیں جو زمانہ جاہلیت میں ساٹھ برس تک اور زمانہ اسلام میں بھی ساٹھ برس تک زندہ رہے اور وہ دونوں مدینہ طیبہ میں 54ھ میں فوت ہوئے۔ ان میں سے ایک حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ ہیں، ان کی ولادت جوف کعبہ میں عام الفیل سے تیرہ سال پہلے ہوئی۔ اور دوسرے حضرت حسان بن ثابت بن منذر بن حرام الأنصاری ہیں۔ اور اسے ابو عمر اور عثمان الشہر زوری نے بھی کتاب ''معرفۃ انواع علم الحدیث'' میں ذکر کیا ہے اور ان دونوں نے ان کے سوا کسی کا ذکر نہیں کیا۔ اور حویطب کا ذکر ابو الفرج علامہ الجوزی نے کتاب الوفاء فی شرف المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا ہے۔ اور اسے ابو عمر نے کتاب الصحابہ میں ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اسلام قبول کیا اس وقت ان کی عمر ساٹھ سال تھی اور ایک سو بیس سال کی عمر میں ان کا وصال ہوا۔ اور انہوں نے حمنن ابن عوف جو کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں ان کا بھی ذکر کیا ہے کہ وہ حالت اسلام میں ساٹھ برس تک زندہ رہے اور جاہلیت میں بھی ساٹھ سال تک زندہ رہے۔ اور مولفۃ قلوبہم میں حضرت معاویہ اور ان کے والد ابوسفیان بن حرب کو بھی شمار کیا گیا ہے۔

رہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ! تو آپ کا ان میں سے ہونا بعید ہے۔ اور آپ ان میں سے کیسے ہو سکتے ہیں حالانکہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی وحی اور اس کی قراءت پر امین بنایا اور انہیں اپنی ذات کے ساتھ ملا لیا تھا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ایام میں ان کی حالت اس سے زیادہ مشہور اور اظہر تھی۔ اور جہاں تک ان کے باپ کا تعلق ہے تو اس میں کوئی کلام نہیں کہ وہ ان میں سے تھے۔ اور مولفۃ قلوبہم کی تعداد میں اختلاف ہے، بالجملہ وہ سب کے سب مومن تھے اور ان میں کوئی بھی کافر نہیں تھا جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ واللہ اعلم و احکم۔

مسئلہ نمبر 13۔ علماء نے ان کے باقی رہنے میں اختلاف کیا ہے۔ پس حضرت عمر، حسن اور شعبی وغیرہم نے کہا ہے: اسلام کے غلبے اور ظہور کے ساتھ یہ صنف ختم ہو چکی ہے۔ یہی امام مالک اور اصحاب رائے رحمۃ اللہ علیہم کا مشہور مذہب ہے۔ بعض علمائے حنفیہ نے کہا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اس کے ماننے والوں کو غلبہ عطا فرمایا اور کافروں کی جڑ کاٹ دی...... اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہو...... تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے دور میں ان کے حصہ کے ساقط ہونے پر اجماع کیا(2)۔ اور علماء کی ایک جماعت نے کہا ہے: وہ ابھی باقی ہیں، کیونکہ امام وقت کو

1۔ احکام القرآن لابن العربی، جلد 2، صفحہ 963

2۔ تفسیر آیات احکام القرآن، سورۂ توبہ، جلد 3، صفحہ 64

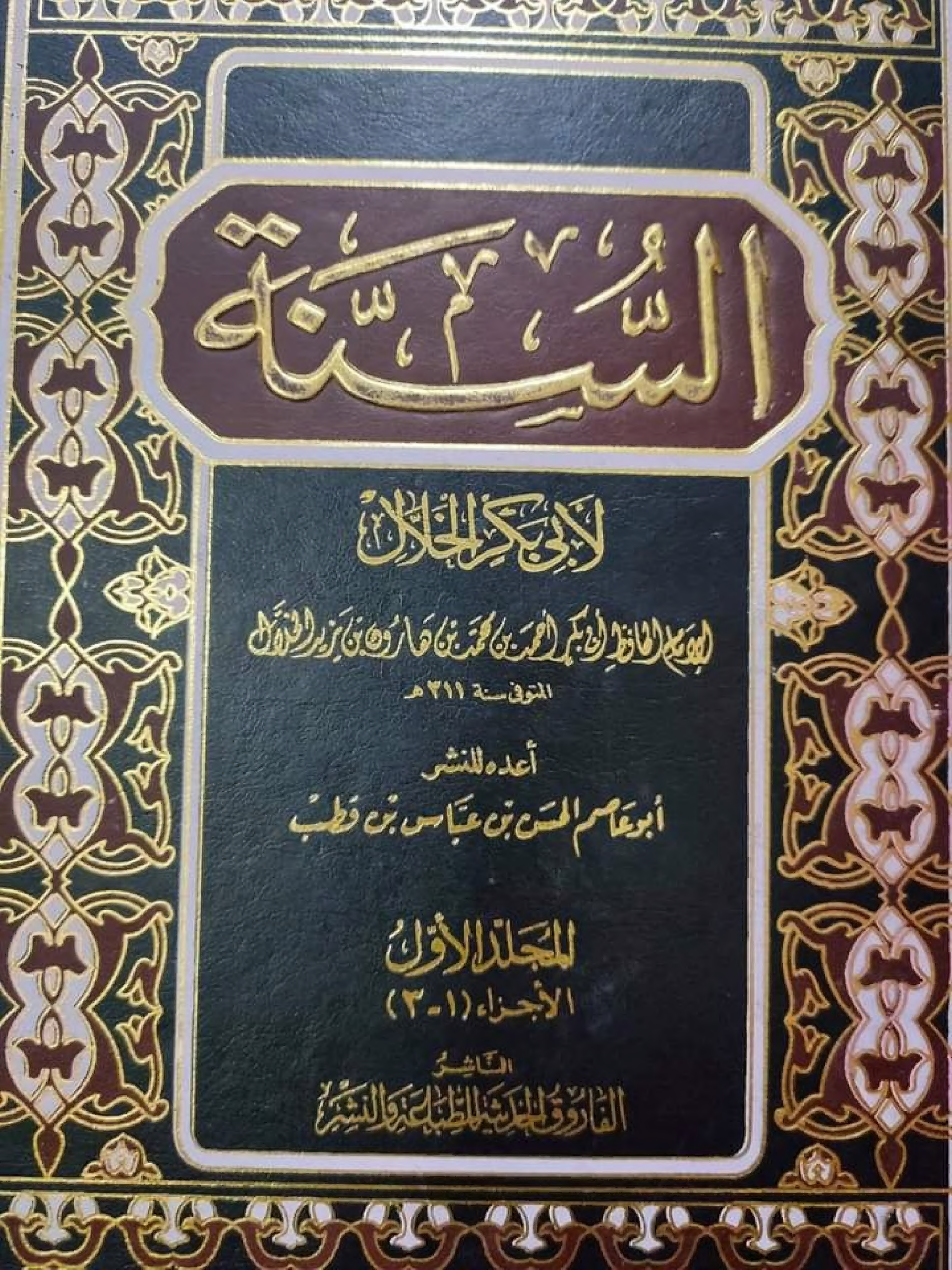

السُّنَّة

لأبي بكر الخلال

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخلال

المتوفى سنة ٣١١ هـ

أعده للنشر

أبو عاصم الحسن بن عباس بن قطب

المجلد الأول

الأجزاء (١ - ٣)

الناشر
الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

حدثهم قال : وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله : ما تقول - رحمك الله فيمن قال : لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ، ولا أقول : إنه خال المؤمنين ، فإنه أخذها بالسيف غصبًا ؟ قال أبو عبد الله : هذا قول سوء رديء ، يجانبون هؤلاء القوم ، ولا يجالسون ، ونبين أمرهم للناس .

(٦٦٠) - وأخبرنا أبو بكر المروذي ، قال : قلت لأبي عبد الله : أيهما أفضل : معاوية أو عمر بن عبد العزيز ؟ فقال : « معاوية أفضل ، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحدًا » . قال النبي ﷺ : « خير الناس قرني الذين بعثت فيهم »(١) .

(٦٦١) - أخبرني عصمة بن عصام ، قال : ثنا حنبل ، قال : سمعت أبا عبد الله، وسئل/(٢) : من أفضل : معاوية ، أو عمر بن عبد العزيز ؟ قال : « من رأى رسول الله ﷺ » ، وقال رسول الله ﷺ : « خير الناس قرني »(٣) .

(٦٦٢) - أخبرني يوسف بن موسى ، وأحمد بن الحسين بن حسان ، أن أبا عبدالله ، قيل له : هل يقاس بأصحاب رسول الله ﷺ أحد ؟ قال : « معاذ الله » ، قيل : فمعاوية أفضل من عمر بن عبد العزيز ؟ قال : « إي لعمري » ، قال النبي ﷺ : «خير الناس قرني»(٤) .

(٦٦٣) - سمعت أبا بكر بن صدقة ، يقول : حدثنا إبراهيم بن سعيد ، قال : سمعت أبا أسامة ، وذكروا له معاوية وعمر بن عبد العزيز ، فقال : « لا يقاس بأصحاب النبي ﷺ أحد(٥) » ، قال رسول الله ﷺ : « خير الناس قرني »(٦) .

---

(١) رواه البخاري (٢٥٠٩، ٣٤٥١، ٦٠٦٥) ومسلم (٢٥٣٣) . ولفظه : «خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم» .

(٢) ٦٧/أ ص .

(٣) انظر ما قبله .

(٤) انظر ما قبله .

(٥) في ص : أحد .

(٦) انظر ما قبله .

شیعہ رافضیوں کی گواہی

امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ "کاتب وحی" تھے

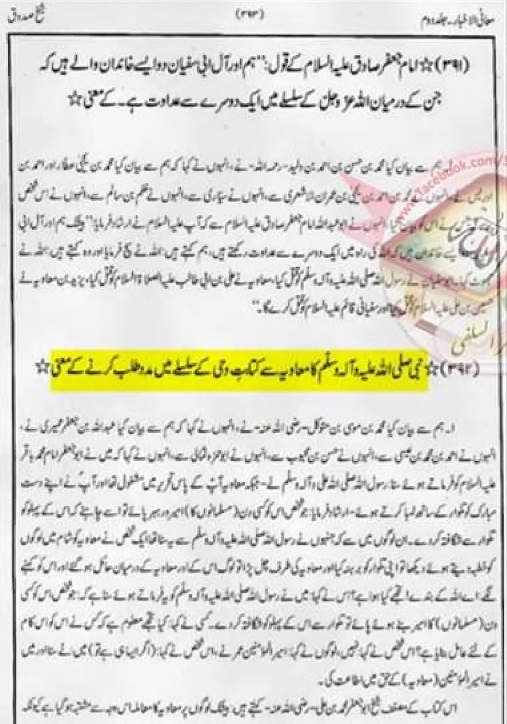

(۳۹۱) ☆امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول: "ہم اور آل ابی سفیان دو ایسے خاندان والے ہیں کہ جن کے درمیان اللہ عز وجل کے سلسلے میں ایک دوسرے سے عداوت ہے۔" کے معنی☆

ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن احمد بن ولید - رحمہ اللہ - نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار اور احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران اشعری سے، انہوں نے سیاری سے، انہوں نے حکم بن سالم سے، انہوں نے اس شخص سے جس نے ان سے بیان کیا، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "بیشک ہم اور آل ابی سفیان دو ایسے خاندان ہیں کہ اللہ کی راہ میں ایک دوسرے سے عداوت رکھتے ہیں، ہم کہتے ہیں اللہ نے سچ فرمایا اور وہ کہتے ہیں اللہ نے جھوٹ کہا۔ ابو سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کیا، معاویہ نے علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کیا، یزید بن معاویہ نے حسین بن علی علیہ السلام کو قتل کیا اور سفیانی قائم علیہ السلام کو قتل کرے گا۔"

(۳۹۲) ☆نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاویہ سے کتابت وحی کے سلسلے میں مدد طلب کرنے کے معنی☆

۱۔ ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکل - رضی اللہ عنہ - نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ابو حمزہ ثمالی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے - جبکہ معاویہ آپ کے پاس تحریر میں مشغول تھا اور آپ نے اپنے دست مبارک کو تلوار کے ساتھ لمبا کرتے ہوئے - ارشاد فرمایا: جو شخص اس کو کسی دن (مسلمانوں کا) امیر و حکمران پائے تو اسے چاہئے کہ اس کے پہلو کو تلوار سے شگافتہ کردے۔ ان لوگوں میں سے کہ جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا تھا ایک شخص نے معاویہ کو شام میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا تو اپنی تلوار کو سونت لیا اور معاویہ کی طرف چل پڑا تو لوگ اس کے اور معاویہ کے درمیان حائل ہو گئے اور اس کو کہنے لگے: اے اللہ کے بندے! تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جو شخص اس کو کسی دن (مسلمانوں کا) امیر بنے ہوئے پائے تو تلوار سے اس کے پہلو کو شگافتہ کردے۔ کسی نے کہا: کیا تجھے معلوم ہے کہ کس نے اس کو اس کام کے لئے عامل بنایا ہے؟ اس شخص نے کہا: نہیں، لوگوں نے کہا: امیر المومنین عمر نے، اس شخص نے کہا: (اگر ایسا ہی ہے تو) میں نے سنا اور میں نے امیر المومنین (معاویہ) کے حق میں اطاعت کی۔

اس کتاب کے مصنف شیخ ابو جعفر محمد بن علی - رضی اللہ عنہ - کہتے ہیں: بیشک لوگوں پر معاویہ کا معاملہ اس وجہ سے مشتبہ ہو گیا ہے کہ

www.facebook.com/Salafi.Hafiz.Umar
حافظ عمر السلفی

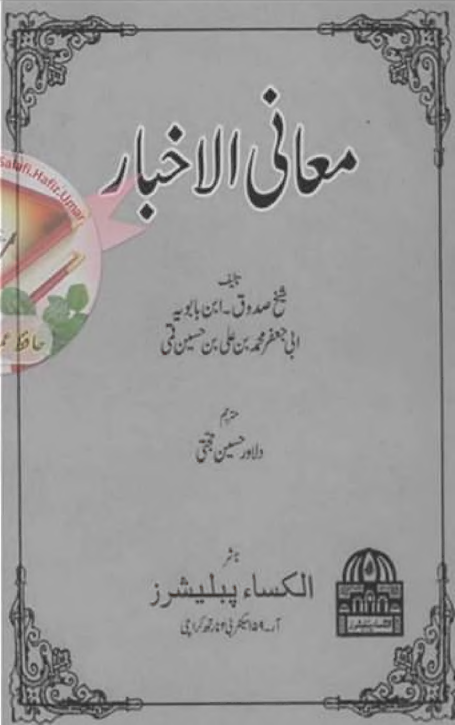

معانی الاخبار

تالیف
شیخ صدوق۔ ابن بابویہ
ابی جعفر محمد بن علی بن حسین قمی

مترجم
دلاور حسین نجفی

ناشر
الکساء پبلیشرز
آر۔ [illegible] کراچی

حضرت امیر معاویہ کاتب وحی اور امت محمدیہ ﷺ کے ماموں جان ہیں. اس کا انکار کرنے والے بدبودار شیعہ ہیں

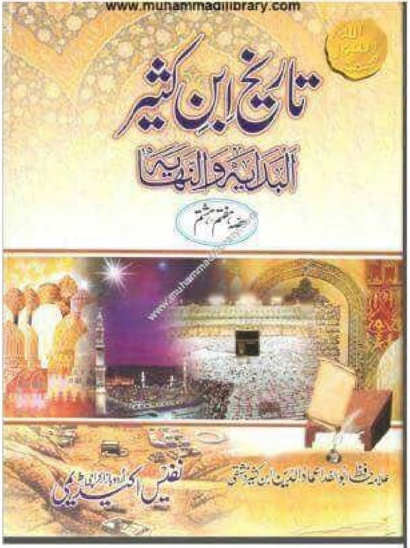
www.muhammadilibrary.com
تاریخ ابن کثیر
البدایہ والنہایہ
حصہ ہفتم، ہشتم
علامہ حافظ ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر دمشقی
نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

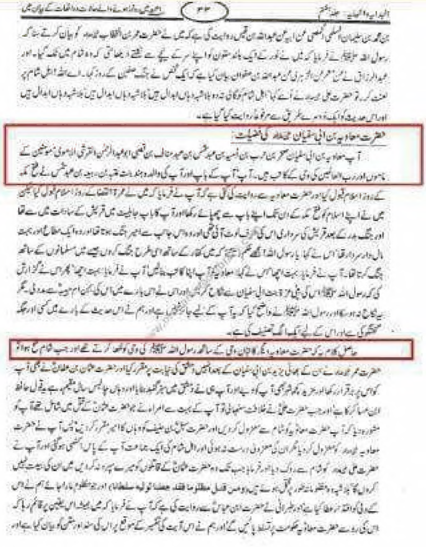

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی فضیلت

آپ معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی ابو عبد الرحمٰن القرشی الاموی مومنین کے ماموں اور رب العالمین کی وحی کے کاتب ہیں۔ آپ آپ کے باپ اور آپ کی والدہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے فتح مکہ

حاصل کلام یہ کہ حضرت معاویہ دیگر کاتبان وحی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی وحی کو لکھا کرتے تھے اور جب شام فتح ہوا تو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جبرائیل علیہ السلام کے مشورے سے کاتب وحی بنایا تھا

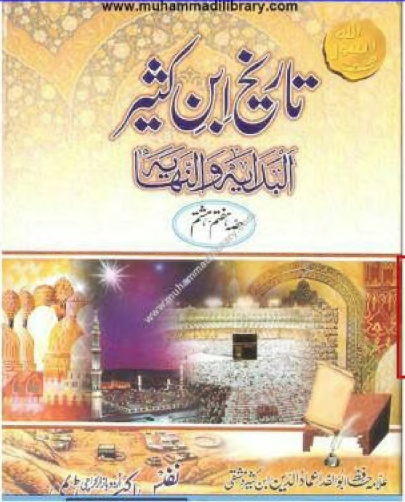
www.muhammadilibrary.com
تاریخ ابن کثیر
البدایہ والنہایہ
حصہ ہفتم ہشتم
علامہ حافظ ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر دمشقی
نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

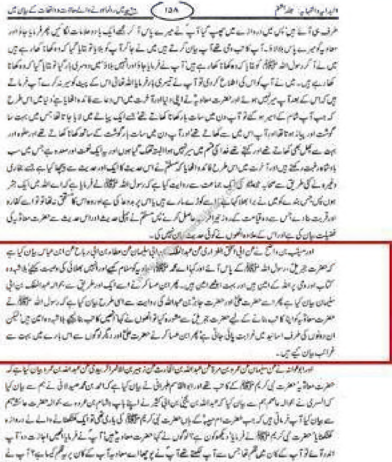
اور [illegible] نے عن ابی اسحٰق الفزاری عن عبدالملک بن ابی سلیمان عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس بیان کیا ہے کہ حضرت جبرئیل، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے محمد ﷺ! معاویہ کو سلام کہیے اور انہیں بھلائی کی وصیت کیجئے بلاشبہ وہ کتاب اور وحی پر اللہ کے امین ہیں اور بہت اچھے امین ہیں۔ پھر ابن عساکر نے ایک اور طریق سے بحوالہ عبدالملک بن ابی سلیمان بیان کیا ہے پھر اسے حضرت علیؓ اور حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت سے اسی طرح بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاویہؓ کو کاتب بنانے کے لیے حضرت جبرئیل سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا انہیں کاتب بنائیے بلاشبہ وہ امین ہیں لیکن ان دونوں کی طرف اسانید میں غرابت پائی جاتی ہے پھر ابن عساکر نے حضرت علیؓ اور دیگر لوگوں سے اس بارے میں بہت سے غرائب بیان کیے ہیں۔

حضرت امیر معاویہ کاتب وحی اور امت رسول اللہ ﷺ کے ماموں ہیں

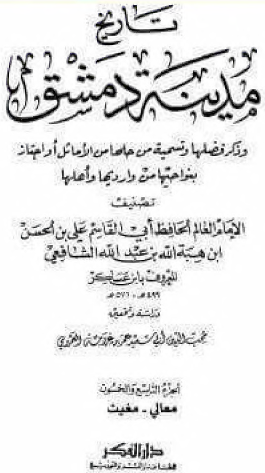

تاريخ
مدينة دمشق
وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز
بنواحيها من وارديها وأهلها
تصنيف
الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي
المعروف بابن عساكر
٤٩٩هـ - ٥٧١هـ
دراسة وتحقيق
محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء التاسع والخمسون
معاوية - مغيث

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

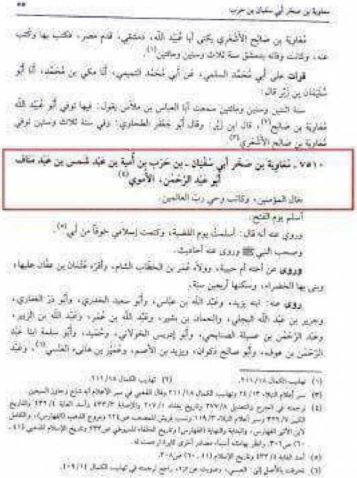

معاوية بن صالح الأشعري يكنى أبا عبد الله، دمشقي، قدم مصر، فكتب بها وكتب عنه، وكانت وفاته بدمشق سنة ثلاث وستين ومائتين[1].

قرأت على أبي محمد السلمي، عن أبي محمد التميمي، أنا مكي بن محمد، أنا أبو سليمان بن زبر قال:

سنة اثنتين وستين ومائتين سمعت أبا العباس بن مقاتل يقول: فيها توفي أبو عبد الله معاوية بن صالح[2]، قال ابن زبر: وقال أبو جعفر الطحاوي: وفي سنة ثلاث وستين توفي معاوية بن صالح الأشعري[3].

٧٥١٠ - معاوية بن صخر أبي سفيان - بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف أبو عبد الرحمن، الأموي[4]

خال المؤمنين، وكاتب وحي رب العالمين.

أسلم يوم الفتح.

وروي عنه أنه قال: أسلمت يوم القضية، وكتمت إسلامي خوفاً من أبي[5].

وصحب النبي ﷺ وروى عنه أحاديث.

وروى عن أخته أم حبيبة، وولاه عمر بن الخطاب الشام، وأقره عثمان بن عفان عليها، وبنى بها الخضراء، وسكنها أربعين سنة.

روى عنه: ابنه يزيد، وعبد الله بن عباس، وأبو سعيد الخدري، وأبو ذر الغفاري، وجرير بن عبد الله البجلي، والنعمان بن بشير، وعبد الله بن عمرو، وعبد الله بن الزبير، وعبد الرحمن بن عسيلة الصنابحي، وأبو إدريس الخولاني، وحميد، وأبو سلمة ابنا عبد الرحمن بن عوف، وأبو صالح ذكوان، ويزيد بن الأصم، وعمير بن هانىء العنسي[6]، وعبد

---

[1] تهذيب الكمال ١٨/ ٢١١. [2] تهذيب الكمال ١٨/ ٢١١.

[3] سير أعلام النبلاء ١٣/ ٢٤ وتهذيب الكمال ١٨/ ٢١١ وقال الذهبي في سير الأعلام إنه شاخ وجاوز السبعين.

[4] ترجمته في الجرح والتعديل ٨/ ٣٧٧ وتاريخ بغداد ١/ ٢٠٧ والإصابة ٣/ ٤٣٣ وأسد الغابة ٤/ ٤٣٣ والتاريخ الكبير ٧/ ٣٢٦ وسير أعلام النبلاء ٣/ ١١٩ ونسب قريش للمصعب ص١٢٤ ومروج الذهب (الفهارس)، والكامل لابن الأثير (الفهارس)، والبداية والنهاية (الفهارس) وتاريخ الخلفاء للسيوطي ص٢٣٣ وتاريخ الإسلام للذهبي (٤١ - ٦٠) ص٣٠٦، وانظر بهامشه أسماء مصادر أخرى اوردت ترجمته له.

[5] أسد الغابة ٤/ ٤٣٣ وتاريخ الإسلام (٤١ - ٦٠) ص٣٠٨.

[6] تحرفت بالأصل إلى: العبسي، وصوبناه عن م، راجع ترجمته في تهذيب الكمال ١٤/ ١٠٩.

معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی کاتب قرآن - شیعہ کی کتاب سے ثبوت

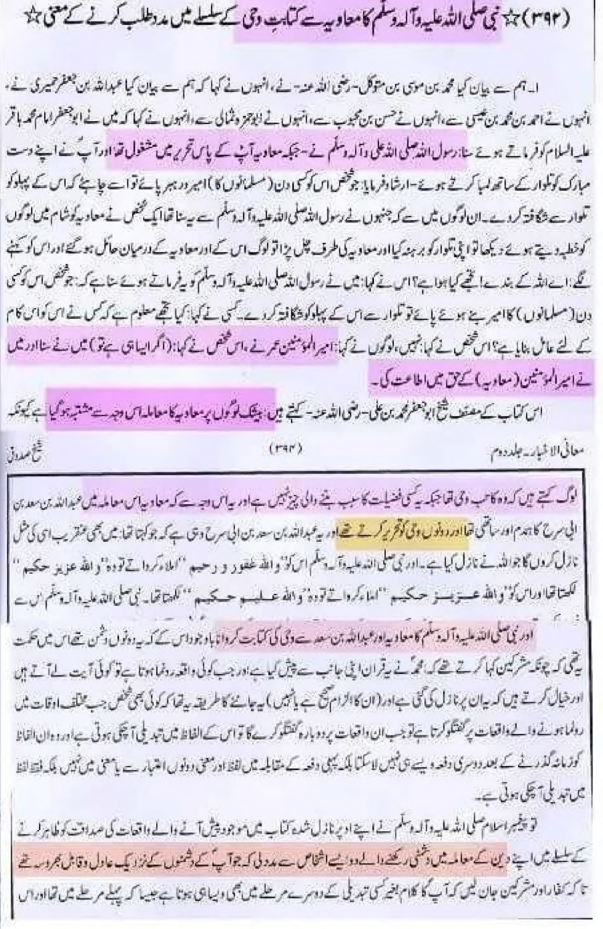

(۳۹۲) ☆نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاویہ سے کتابتِ وحی کے سلسلے میں مدد طلب کرنے کے معنی☆

۱۔ ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکل - رضی اللہ عنہ - نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علی وآلہ وسلم نے - جبکہ معاویہ آپ کے پاس تحریر میں مشغول تھا اور آپؐ نے اپنے دست مبارک کو تلوار کے ساتھ لمبا کرتے ہوئے - ارشاد فرمایا: جو شخص اس کو کسی دن (مسلمانوں کا) امیر و رہبر پائے تو اسے چاہیے کہ اس کے پہلو کو تلوار سے شگافتہ کر دے۔ ان لوگوں میں سے کہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا تھا ایک شخص نے معاویہ کو شام میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا تو اپنی تلوار کو برہنہ کیا اور معاویہ کی طرف چل پڑا تو لوگ اس کے اور معاویہ کے درمیان حائل ہو گئے اور اس کو کہنے لگے: اے اللہ کے بندے! تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس کو کسی دن (مسلمانوں) کا امیر بنے ہوئے پائے تو تلوار سے اس کے پہلو کو شگافتہ کر دے۔ کسی نے کہا: کیا تجھے معلوم ہے کہ کس نے اس کو اس کام کے لئے عامل بنایا ہے؟ اس شخص نے کہا: نہیں، لوگوں نے کہا: امیر المومنین عمر نے، اس شخص نے کہا: (اگر ایسا ہی ہے تو) میں نے سنا اور میں نے امیر المومنین (معاویہ) کے حق میں اطاعت کی۔

اس کتاب کے مصنف شیخ ابوجعفر محمد بن علی - رضی اللہ عنہ - کہتے ہیں: بیشک لوگوں پر معاویہ کا معاملہ اس وجہ سے مشتبہ ہو گیا ہے کیونکہ

لوگ کہتے ہیں کہ وہ کاتب وحی تھا جبکہ یہ کسی فضیلت کا سبب بننے والی چیز نہیں ہے اور یہ اس وجہ سے کہ معاویہ اس معاملہ میں عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا ہمدم اور ساتھی تھا اور دونوں وحی کو تحریر کرتے تھے اور یہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح وہی ہے کہ جو کہتا تھا: میں بھی عنقریب اسی کی مثل نازل کروں گا جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو "واللہ غفور و رحیم" املاء کرواتے تو وہ "واللہ عزیز حکیم" لکھتا تھا اور اس کو "واللہ عزیز حکیم" املاء کرواتے تو وہ "واللہ علیم حکیم" لکھتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاویہ اور عبداللہ بن سعد سے وحی کی کتابت کروانا باوجود اس کے کہ یہ دونوں دشمن تھے اس میں حکمت یہ تھی کہ چونکہ مشرکین کہا کرتے تھے کہ محمدؐ نے یہ قرآن اپنی جانب سے پیش کیا ہے اور جب کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے تو کوئی آیت لے آتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ یہ ان پر نازل کی گئی ہے اور (ان کا الزام صحیح ہے یا نہیں) یہ جاننے کا طریقہ یہ تھا کہ کوئی بھی شخص جب مختلف اوقات میں رونما ہونے والے واقعات پر گفتگو کرتا ہے تو جب ان واقعات پر دوبارہ گفتگو کرے گا تو اس کے الفاظ میں تبدیلی آچکی ہوتی ہے اور وہ ان الفاظ کو زمانہ گذرنے کے بعد دوسری دفعہ ویسے ہی نہیں لا سکتا بلکہ پہلی دفعہ کے مقابلہ میں الفاظ اور معنی دونوں اعتبار سے یا معنی میں نہیں بلکہ فقط الفاظ میں تبدیلی آچکی ہوتی ہے۔

تو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اوپر نازل شدہ کتاب میں موجود پیش آنے والے واقعات کی صداقت کو ظاہر کرنے کے سلسلے میں اپنے دین کے معاملہ میں دشمنی رکھنے والے دو ایسے اشخاص سے مدد لی کہ جو آپؐ کے دشمنوں کے نزدیک عادل و قابل بھروسہ تھے تاکہ کفار اور مشرکین جان لیں کہ آپ کا کلام بغیر کسی تبدیلی کے دوسرے مرحلے میں بھی ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ پہلے مرحلے میں تھا اور اس

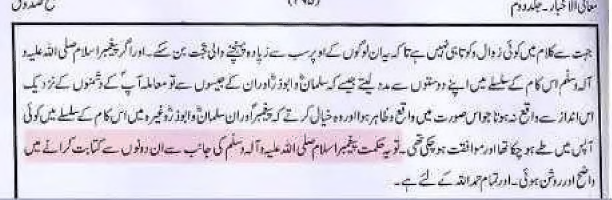

جہت سے کلام میں کوئی زوال و کوتاہی نہیں ہے تاکہ یہ ان لوگوں کے اوپر سب سے زیادہ پہنچنے والی حجت بن سکے۔ اور اگر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کام کے سلسلے میں اپنے دوستوں سے مدد لیتے جیسے کہ سلمانؓ و ابوذرؓ اور ان کے جیسوں سے تو معاملہ آپؐ کے دشمنوں کے نزدیک اس انداز سے واقع نہ ہوتا جو اس صورت میں واقع و ظاہر ہوا اور وہ خیال کرتے کہ پیغمبرؐ اور ان سلمانؓ و ابوذرؓ وغیرہ میں اس کام کے سلسلے میں کوئی آپس میں طے ہو چکا تھا اور موافقت ہو چکی تھی۔ تو یہ حکمت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے ان دونوں سے کتابت کرانے میں واضح اور روشن ہوئی۔ اور تمام حمد اللہ کے لئے ہے۔

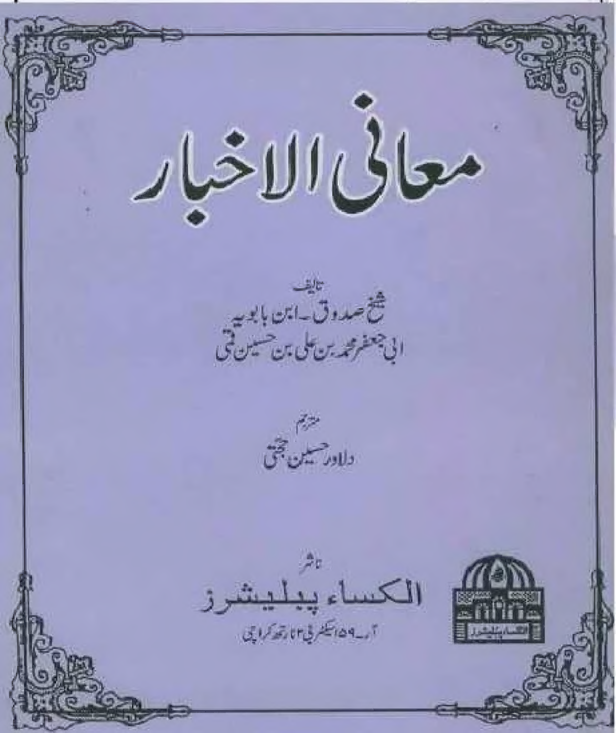

معانی الاخبار

تالیف
شیخ صدوق - ابن بابویہ
ابی جعفر محمد بن علی بن حسین قمی

مترجم
دلاور حسین نجفی

ناشر
الکساء پبلیشرز
آر-۵۹ سیکٹر ۲-بی نارتھ کراچی

شیعہ رافضیوں کی گواہی

امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ”کاتب وحی“ تھے

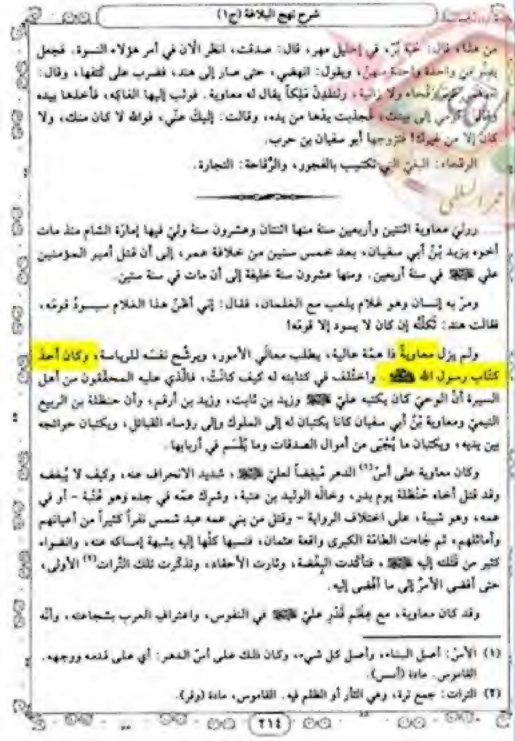

من هنا، قال: خبأ بر، في إحليل مهر، قال: صدقت، انظر الآن في أمر هؤلاء النسوة. فجعل يدنو من واحدة واحدة منهن، ويقول: انهضي، حتى صار إلى هند، فضرب على كتفها، وقال: انهضي غير رقصاء ولا زانية، ولتلدن ملكاً يقال له معاوية. فوثب إليها الفاكه، فأخذها بيده وقال: قومي إلى بيتك، فجذبت يدها من يده، وقالت: إليك عني، فوالله لا كان منك، ولا كان إلا من غيرك! فتزوجها أبو سفيان بن حرب.

الرقصاء: البغي التي تكتسب بالفجور، والرُّقاحة: التجارة.

* * *

وولي معاوية اثنتين وأربعين سنة منها اثنتان وعشرون سنة ولي فيها إمارة الشام منذ مات أخوه يزيد بن أبي سفيان، بعد خمس سنين من خلافة عمر، إلى أن قتل أمير المؤمنين علي عليه السلام في سنة أربعين، ومنها عشرون سنة خليفة إلى أن مات في سنة ستين.

ومرّ به إنسان وهو غلام يلعب مع الغلمان، فقال: إني أظن هذا الغلام سيسود قومه، فقالت هند: ثكلته إن كان لا يسود إلا قومه!

ولم يزل معاوية ذا همة عالية، يطلب معالي الأمور، ويرشح نفسه للرياسة، وكان أحد كتاب رسول الله ﷺ، واختلف في كتابته له كيف كانت، فالذي عليه المحققون من أهل السيرة أن الوحي كان يكتبه علي عليه السلام وزيد بن ثابت، وزيد بن أرقم، وأن حنظلة بن الربيع التيمي ومعاوية بن أبي سفيان كانا يكتبان له إلى الملوك وإلى رؤساء القبائل، ويكتبان حوائجه بين يديه، ويكتبان ما يجبى من أموال الصدقات وما يقسم في أربابها.

وكان معاوية على أسّ(١) الدهر مبغضاً لعلي عليه السلام، شديد الانحراف عنه، وكيف لا يبغضه وقد قتل أخاه حنظلة يوم بدر، وخاله الوليد بن عتبة، وشرك عمه في جده وهو عتبة - أو في عمه، وهو شيبة، على اختلاف الرواية - وقتل من بني عمه عبد شمس نفراً كثيراً من أعيانهم وأماثلهم، ثم جاءت الطامة الكبرى واقعة عثمان، فنسبها كلها إليه بشبهة إمساكه عنه، وانضواء كثير من قتلته إليه عليه السلام، فتأكدت البغضة، وثارت الأحقاد، وتذكرت تلك الترات(٢) الأولى، حتى أفضى الأمر إلى ما أفضى إليه.

وقد كان معاوية، مع عظم قدر علي عليه السلام في النفوس، واعتراف العرب بشجاعته، وأنه

---

(١) الأسّ: أصل البناء، وأصل كل شيء، وكان ذلك على أسّ الدهر: أي على قدمه ووجهه. القاموس، مادة (أسس).

(٢) الترات: جمع ترة، وهي الثأر أو الظلم فيه. القاموس، مادة (وتر).

شرح
نهج البلاغة
لابن أبي الحديد
دار الكتاب العربي
بغداد

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جبرائیل علیہ السلام کے مشورے سے کاتب وحی بنایا تھا

www.muhammadilibrary.com

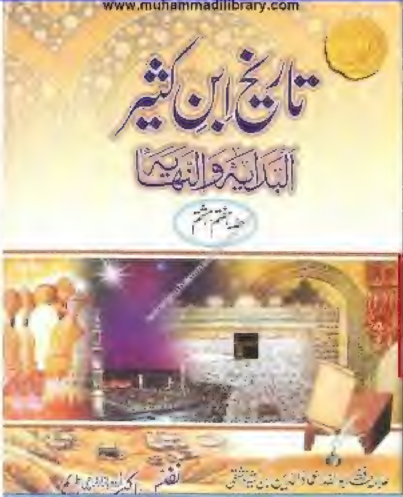
تاریخ ابن کثیر
البدایہ والنہایہ
حصہ ہفتم ہشتم

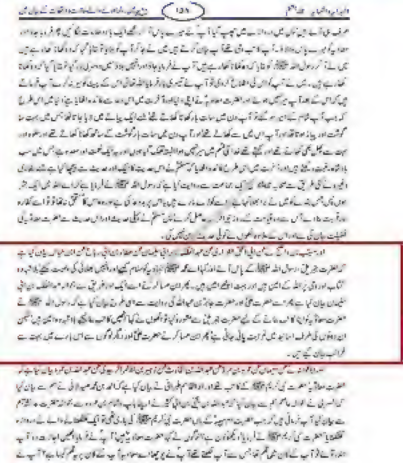

شیعہ رافضیوں کی گواہی

امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ "کاتب وحی" تھے

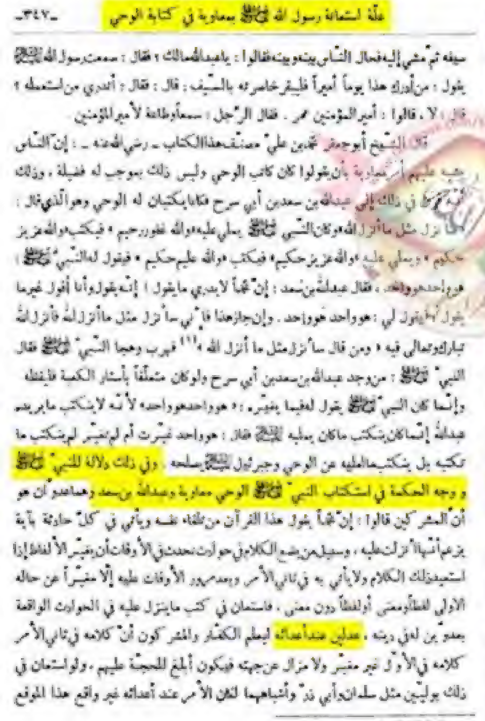

علة استعانة رسول الله ﷺ بمعاوية في كتابة الوحي

سيفه ثمّ مشى إليه فحال النّاس بينه وبينه فقالوا : يا عبدالله مالك ، فقال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : من أدرك هذا يوماً أميراً فليبقر خاصرته بالسّيف ، قال : فقال : أتدري من استعمله ؟ قال : لا ، قالوا : أمير المؤمنين عمر . فقال الرّجل : سمعاً وطاعة لأمير المؤمنين .

قال الشّيخ أبو جعفر محمّد بن عليّ مصنّف هذا الكتاب ـ رضي الله عنه ـ : إنّ النّاس يشبه عليهم أمر معاوية بأن يقولوا كان كاتب الوحي وليس ذاك بموجب له فضيلة ، وذلك أنّه قرن في ذلك إلى عبدالله بن سعد بن أبي سرح فكانا يكتبان له الوحي وهو الّذي قال : سأُنزل مثل ما أنزل الله وكان النّبيّ ﷺ يملي عليه «والله غفور رحيم» فيكتب «والله عزيز حكيم» ويملي عليه «والله عزيز حكيم» فيكتب «والله عليم حكيم» فيقول له النّبيّ ﷺ : هو واحد هو واحد ، فقال عبدالله بن سعد : إنّ محمّداً لا يدري ما يقول ؛ إنّه يقول وأنا أقول غيرها فيقول لي : هو واحد هو واحد . وإن جاز هذا فإنّي سأُنزل مثل ما أنزل الله فأنزل الله تبارك وتعالى فيه «ومن قال سأُنزل مثل ما أنزل الله»(١) فهرب وهجا النّبيّ ﷺ فقال النّبيّ ﷺ : من وجد عبدالله بن سعد بن أبي سرح ولو كان متعلّقاً بأستار الكعبة فليقتله وإنّما كان النّبيّ ﷺ يقول له فيما يغيّره : «هو واحد هو واحد» لأنّه لا ينكتب ما يريده عبدالله إنّما كان ينكتب ما كان يمليه ﷺ فقال : هو واحد غيّرت أم لم تغيّر لم ينكتب ما تكتبه بل ينكتب ما أُمليه عن الوحي وجبرئيل ﷺ يصلحه . وفي ذلك دلالة للنّبيّ ﷺ ووجه الحكمة في استكتاب النّبيّ ﷺ الوحي معاوية وعبدالله بن سعد وهما عدوّان هو أنّ المشركين قالوا : إنّ محمّداً يقول هذا القرآن من تلقاء نفسه ويأتي في كلّ حادثة بآية يزعم أنّها أُنزلت عليه ، وسبيل من يضع الكلام في حوادث تحدث في الأوقات أن يغيّر الألفاظ إذا استعيد ذلك الكلام ولا يأتي به في ثاني الأمر وبعد مرور الأوقات عليه إلّا مغيّراً عن حاله الأولى لفظاً ومعنى أو لفظاً دون معنى ، فاستعان في كتب ما ينزل عليه في الحوادث الواقعة بعدوّين له في دينه ، عدلين عند أعدائه ليعلم الكفّار والمشركون أنّ كلامه في ثاني الأمر كلامه في الأوّل غير مغيّر ولا مزال عن جهته فيكون أبلغ للحجّة عليهم ، ولو استعان في ذلك بوليّين مثل سلمان وأبي ذرّ وأشباههما لكان الأمر عند أعدائه غير واقع هذا الموقع

---

(١) الأنعام : ٩٣ .

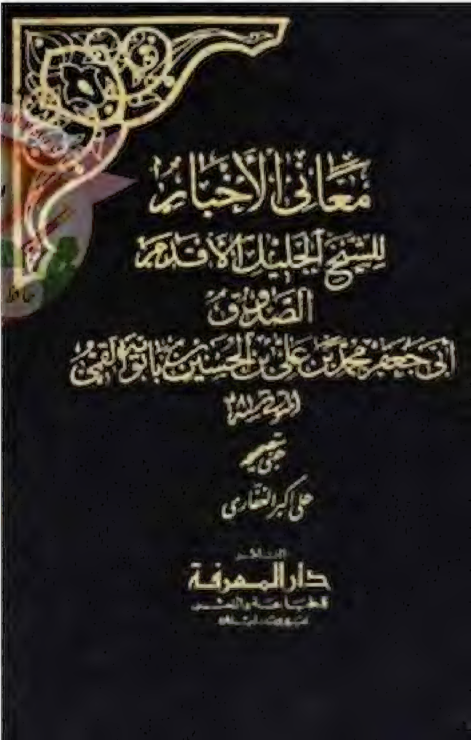

معاني الأخبار

للشيخ الجليل الأقدم

الصدوق

أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي

(المتوفى ٣٨١)

تصحيح

علي أكبر الغفاري

الناشر

دار المعرفة

للطباعة والنشر

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے آپ سے صلح کی اور بیعت بھی فرمائی نیز اپنے ساتھیوں کو بھی آپ کی بیعت و اطاعت کا حکم دیا

ارسلان احمد اصمعی قادری

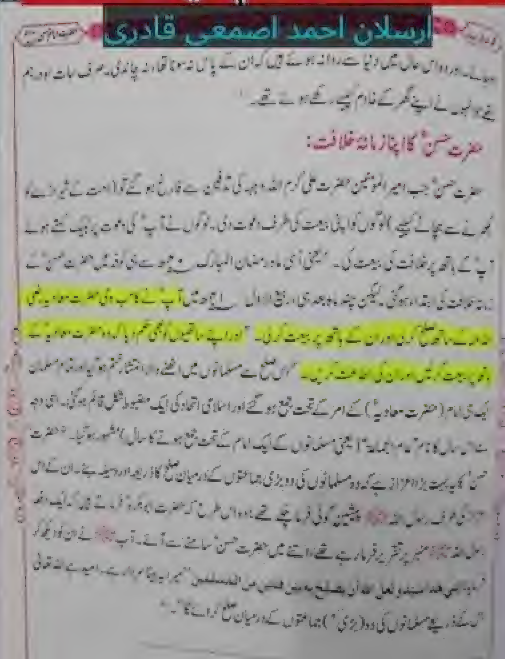

حضرات اہل بیت علیہم السلام کی سیرۃ و مناقب کا معطر تذکرہ
گلدستۂ اہلِ بیت
مولانا طارق جمیل صاحب

حضرت امیر معاویہؓ کاتب وحی حوالہ شیعہ کتاب تاریخ الیعقوبی سے

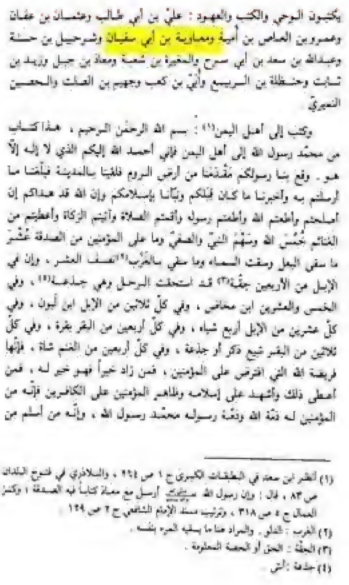

يكتبون الوحي والكتب والعهود : عليّ بن أبي طالب وعثمان بن عفّان وعمرو بن العاص بن أمية ومعاوية بن أبي سفيان وشرحبيل بن حسنة وعبدالله بن سعد بن أبي سرح والمغيرة بن شعبة ومعاذ بن جبل وزيد بن ثابت وحنظلة بن الربيع وأُبيّ بن كعب وجهيم بن الصلت والحصين النميري.

وكتب إلى أهل اليمن(١) : بسم الله الرحمٰن الرحيم ، هذا كتاب من محمّد رسول الله إلى أهل اليمن فإني أحمد الله إليكم الذي لا إله إلّا هو . وقع بنا رسولكم مَقْدَمَنا من أرض الروم فلقينا بالمدينة فبلّغنا ما أرسلتم به وأخبرنا ما كان قبلكم ونبّأنا بإسلامكم وإنّ الله قد هداكم إن أصلحتم وأطعتم الله وأطعتم رسوله وأقمتم الصلاة وآتيتم الزكاة وأعطيتم من الغنائم خُمُسَ الله وسَهْمَ النبيّ والصفيّ وما على المؤمنين من الصدقة عُشْرَ ما سقى البعل وسقت السماء وما سقي بالغَرْب(٢) نصف العشر ، وإنّ في الإبل من الأربعين حِقّة(٣) قد استحقت الرحل وهي جذعة(٤) ، وفي الخمس والعشرين ابن مخاض ، وفي كلّ ثلاثين من الإبل ابن لبون ، وفي كلّ عشرين من الإبل أربع شياه ، وفي كلّ أربعين من البقر بقرة ، وفي كلّ ثلاثين من البقر تبيع ذكر أو جذعة ، وفي كلّ أربعين من الغنم شاة ، فإنّها فريضة الله التي افترض على المؤمنين ، فمن زاد خيراً فهو خير له ، فمن أعطى ذلك وأشهد على إسلامه وظاهر المؤمنين على الكافرين فإنّه من المؤمنين له ذمّة الله وذمّة رسوله محمّد رسول الله ، وإنّه من أسلم من

---

(١) أنظر ابن سعد في الطبقات الكبرى ج ١ ص ٢٦٤ ، والبلاذري في فتوح البلدان ص ٨٣ ، قال : وإنّ رسول الله ﷺ أرسل مع معاذ كتاباً فيه الصدقة ؛ وكنز العمال ج ٤ ص ٣١٨ ، وترتيب مسند الإمام الشافعي ج ٢ ص ١٢٩ .

(٢) الغرب : الدلو . والمراد هنا ما يسقيه المرء بنفسه .

(٣) الحِقّة : الحق أو الحصة المعلومة .

(٤) جذعة : التي .

٤٠٢

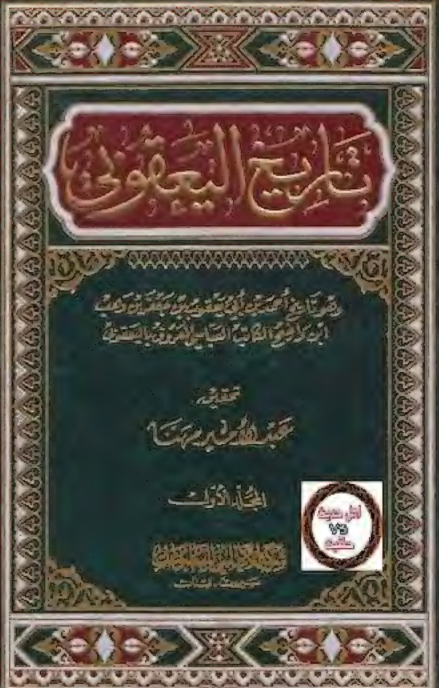

ملت جعفریہ کا پوپ صدوق اپنی کتاب معانی الاخبار میں باب قائم کرتے ہوئے حضرت معاویہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ، سسرالی رشتہ دار کو کاتب وحی الہی لکھتا ہے ،

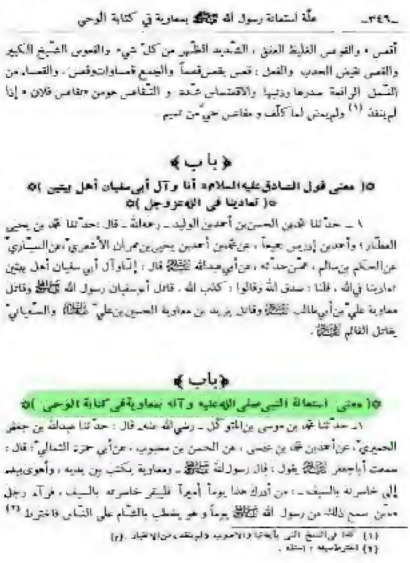

-٣٤٦-　علّة استعانة رسول الله صلى الله عليه وآله بمعاوية في كتابة الوحي

أقعس ، والقوعس الغليظ العنق ، الشديد الظهر من كل شيء ، والقعوس الشيخ الكبير والقعس نقيض الحدب ، والفعل : قعس يقعس قعساً والجمع قعساوات وقعس . والقعساء من النمل الرافعة صدرها وذنبها ، والاقعنساس شدة ، والتقاعس هو من تقاعس فلان ، إذا لم ينقد [1] ولم يمض لما كلف ، ومقاعس حي من تميم .

« باب »

﴿ معنى قول الصادق عليه السلام : أنا وآل أبي سفيان أهل بيتين ﴾
﴿ تعادينا في الله عزوجل ﴾

١ - حدثنا محمد بن الحسن بن أحمد بن الوليد - رحمه الله - قال : حدثنا محمد بن يحيى العطار ، وأحمد بن إدريس جميعاً ، عن محمد بن أحمد بن يحيى بن عمران الأشعري ، عن السياري ، عن الحكم بن سالم ، عمن حدثه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنا وآل أبي سفيان أهل بيتين تعادينا في الله ، قلنا : صدق الله ، وقالوا : كذب الله . قاتل أبوسفيان رسول الله صلى الله عليه وآله ، وقاتل معاوية علي بن أبي طالب عليه السلام ، وقاتل يزيد بن معاوية الحسين بن علي عليهما السلام ، والسفياني يقاتل القائم عليه السلام .

« باب »

﴿ معنى استعانة النبي صلى الله عليه وآله بمعاوية في كتابة الوحي ﴾

١ - حدثنا محمد بن موسى بن المتوكل - رضي الله عنه - قال : حدثنا عبدالله بن جعفر الحميري ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي حمزة الثمالي ، قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وآله - ومعاوية يكتب بين يديه ، وأهوى بيده إلى خاصرته بالسيف - : من أدرك هذا يوماً أميراً فليبقر خاصرته بالسيف ، فرآه رجل ممن سمع ذلك من رسول الله صلى الله عليه وآله يوماً وهو يخطب بالشام على الناس فاخترط [2]

---

(١) كذا في النسخ التي بأيدينا والاصوب «ولم ينقد» من الانقياد .
(٢) اخترط سيفه : استله .

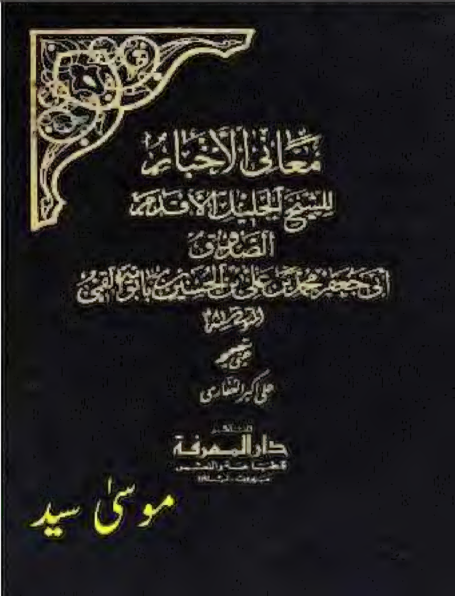

معاني الأخبار
للشيخ الجليل الأقدم
الصدوق
أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي
المتوفى ٣٨١
تصحيح
علي أكبر الغفاري

الناشر
دار المعرفة
للطباعة والنشر
بيروت - لبنان

حضرت امیر معاویہؓ کاتب وحی قرآن کتاب شیعہ کی

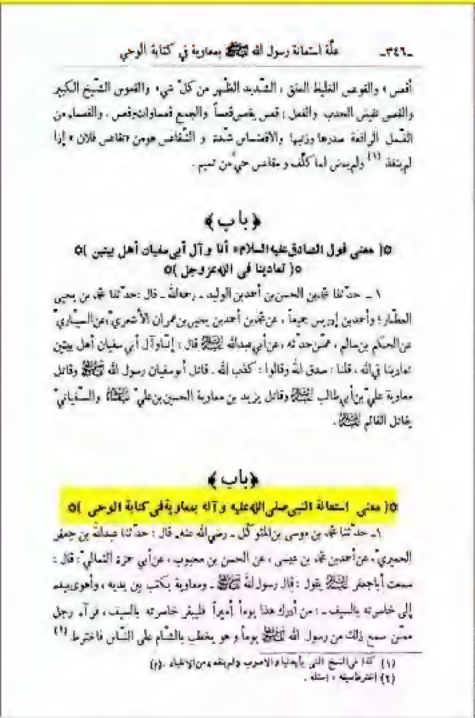

أقس ، والقوص الغليظ العنق ، الشّديد الظّهر من كلّ شيء ، والقوس الشّيخ الكبير والقسّ تتبّع الحدب والفعل ؛ قسّ يقسّ قسّاً والجمع قساوات وقسّ . والقساء من القمل الرائعة صدرها وزليها والاقتصاص شدّة و الشّقاص هو من حقاص فلان ، إذا لم ينفقه (١) والمرمص اما كلّف و مقاص حيّ من تميم .

﴿ باب ﴾

٥(معنى قول الصادق عليه السلام « أنا و آل أبي سفيان أهل بيتين)٥
٥(تعادينا في الله عزّ وجلّ)٥

١ ـ حدّثنا محمّد بن الحسن بن أحمد بن الوليد ـ رحمه الله ـ قال : حدّثنا محمّد بن يحيى العطّار ، وأحمد بن إدريس جميعاً ، عن محمّد بن أحمد بن يحيى بن عمران الأشعري ، عن السيّاري ، عن الحكم بن سالم ، عمّن حدّثه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنّا وآل أبي سفيان أهل بيتين تعادينا في الله ، قلنا : صدق الله وقالوا : كذب الله . قاتل أبو سفيان رسول الله ﷺ وقاتل معاوية عليّ بن أبي طالب عليه السلام وقاتل يزيد بن معاوية الحسين بن عليّ عليهما السلام والسّفياني يقاتل القائم عليه السلام .

﴿ باب ﴾

٥(معنى استعانة النبي صلى الله عليه وآله بمعاوية في كتابة الوحي)٥

١ ـ حدّثنا محمّد بن موسى بن المتوكّل ـ رضي الله عنه ـ قال : حدّثنا عبد الله بن جعفر الحميري ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي حمزة الثمالي قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : قال رسول الله ﷺ ـ ومعاوية يكتب بين يديه ، وأهوى بيده إلى خاصرته بالسيف ـ : من أدرك هذا يوماً أميراً فليبقر خاصرته بالسيف ، فرآه رجل ممّن سمع ذلك من رسول الله ﷺ يوماً وهو يخطب بالشام على النّاس فاخترط (٢)

---

(١) كذا في النسخ التي بأيدينا والأصوب «ولم يرقه» من الإرقاء . (م)
(٢) اخترط السيف : استلّه .

معاني الأخبار
للشيخ الجليل الأقدم
الصدوق
أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بابويه القمي
المتوفى ٣٨١
تصحيح
علي أكبر الغفاري

الناشر
دار المعرفة
للطباعة والنشر
بيروت - لبنان

شیعہ رافضیوں کی گواہی

امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ”کاتب وحی“ تھے

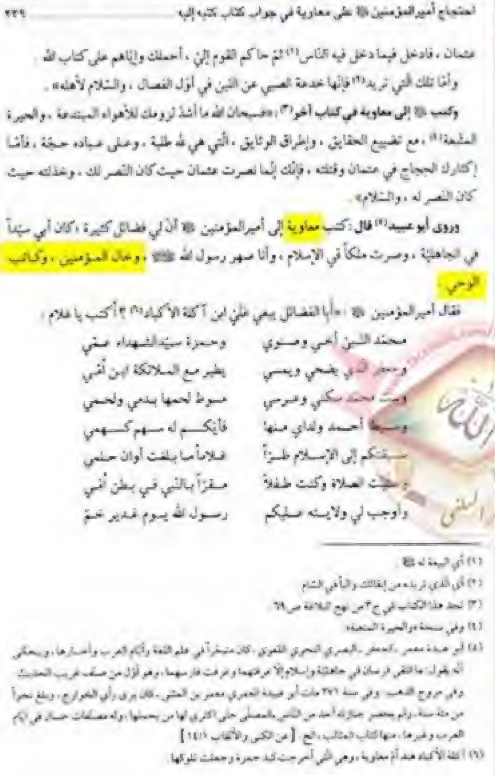

احتجاج أمير المؤمنين عليه السلام على معاوية في جواب كتاب كتبه إليه ٢٢٩

عثمان، فادخل فيما دخل فيه الناس[١] ثم حاكم القوم إليّ، أحملك وإياهم على كتاب الله، وأمّا تلك التي تريد[٢] فإنها خدعة الصبي عن اللبن في أول الفصال، والسلام لأهله».

وكتب عليه السلام إلى معاوية في كتاب آخر[٣]: «فسبحان الله ما أشد لزومك للأهواء المبتدعة، والحيرة المتبعة[٤]، مع تضييع الحقائق، واطراح الوثائق، التي هي لله طلبة، وعلى عباده حجة، فأما إكثارك الحجاج في عثمان وقتله، فإنك إنما نصرت عثمان حيث كان النصر لك، وخذلته حيث كان النصر له، والسلام».

وروى أبو عبيدة[٥] **قال**: كتب معاوية إلى أمير المؤمنين عليه السلام: أن لي فضائل كثيرة، كان أبي سيداً في الجاهلية، وصرت ملكاً في الإسلام، وأنا صهر رسول الله صلى الله عليه وآله، وخال المؤمنين، وكاتب الوحي.

فقال أمير المؤمنين عليه السلام: «أبا الفضائل يبغي عليّ ابن آكلة الأكباد[٦]؟ اكتب يا غلام:

محمد النبي أخي وصنوي　　وحمزة سيد الشهداء عمي
وجعفر الذي يضحي ويمسي　　يطير مع الملائكة ابن أمي
وبنت محمد سكني وعرسي　　منوط لحمها بدمي ولحمي
وسبطا أحمد ولداي منها　　فأيكم له سهم كسهمي
سبقتكم إلى الإسلام طراً　　غلاماً ما بلغت أوان حلمي
وصليت الصلاة وكنت طفلاً　　مقراً بالنبي في بطن أمي
وأوجب لي ولايته عليكم　　رسول الله يوم غدير خم

---

(١) أي البيعة له عليه السلام.

(٢) أي الذي تريده من إبقائك والياً في الشام

(٣) تجد هذا الكتاب في ج ٣ من نهج البلاغة ص ٦٩.

(٤) وفي نسخة «والحيرة المتعبة».

(٥) أبو عبيدة معمر بن المثنى البصري النحوي اللغوي، كان متبحراً في علم اللغة وأيام العرب وأخبارها، ويحكى أنه يقول: ما التقى فرسان في جاهلية وإسلام إلا عرفتهما وعرفت فارسيهما، وهو أول من صنف غريب الحديث. وفي مروج الذهب: وفي سنة ٢١١ مات أبو عبيدة البصري معمر بن المثنى، كان يرى رأي الخوارج، وبلغ نحواً من مائة سنة، ولم يحضر جنازته أحد من الناس، حتى اكتري لها من يحملها، وله مصنفات حسان في أيام العرب وغيرها، منها كتاب المثالب، الخ. [عن الكنى والألقاب ١١٤/١]

(٦) آكلة الأكباد هند أم معاوية، وهي التي أخرجت كبد حمزة وجعلت تلوكها.

الاحتجاج
تأليف
الشيخ أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي
من علماء القرن السادس
منشورات الشريف الرضي

شیعہ رافضیوں کی گواہی

امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ "کاتب وحی" تھے

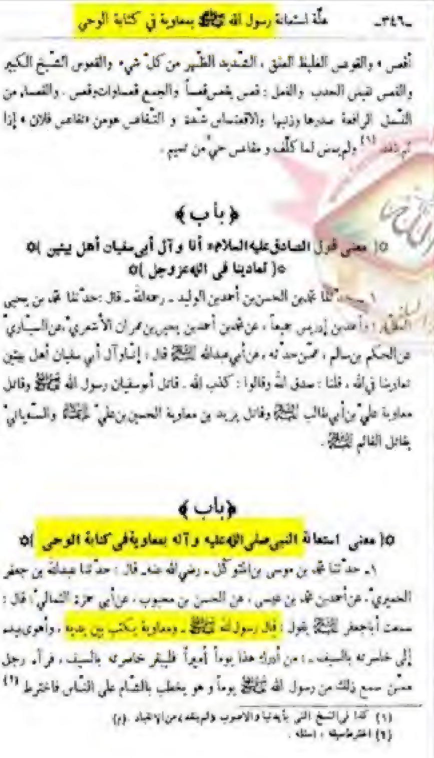

-٣٤٦- علّة استعانة رسول الله ﷺ بمعاوية في كتابة الوحي

أقعس، والقوعس الغليظ العنق، الشديد الظهر من كلّ شيء، والقعوس الشيخ الكبير والقعس نقيض الحدب والفعل: قعس يقعس قعساً والجمع قعساوات وقعس. والقعساء من النمل الرافعة صدرها وذنبها. والاقعنساس شدّة و التقاعس هو من تقاعس فلان، إذا لم ينقد [1] ولم يمض لما كلّف ومقاعس حيّ من تميم.

﴿ باب ﴾

۞(معنى قول الصادق عليه السلام: أنا وآل أبي سفيان أهل بيتين ۞ ۞(تعادينا في الله عزّ وجل)۞

١- حدّثنا محمّد بن الحسن بن أحمد بن الوليد - رحمه الله - قال: حدّثنا محمّد بن يحيى العطّار، وأحمد بن إدريس جميعاً، عن محمّد بن أحمد بن يحيى بن عمران الأشعري، عن السيّاري، عن الحكم بن سالم، عمّن حدّثه، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّا وآل أبي سفيان أهل بيتين تعادينا في الله، قلنا: صدق الله وقالوا: كذب الله. قاتل أبو سفيان رسول الله ﷺ وقاتل معاوية عليّ بن أبي طالب عليه السلام وقاتل يزيد بن معاوية الحسين بن عليّ عليهما السلام والسفياني يقاتل القائم عليه السلام.

﴿ باب ﴾

۞(معنى استعانة النبي صلى الله عليه وآله بمعاوية في كتابة الوحي)۞

١- حدّثنا محمّد بن موسى بن المتوكّل - رضي الله عنه - قال: حدّثنا عبدالله بن جعفر الحميري، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن الحسن بن محبوب، عن أبي حمزة الثمالي قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: قال رسول الله ﷺ - ومعاوية يكتب بين يديه، وأهوى بيده إلى خاصرته بالسيف -: من أدرك هذا يوماً أميراً فليبقر خاصرته بالسيف، فرآه رجل ممّن سمع ذلك من رسول الله ﷺ يوماً وهو يخطب بالشام على النّاس فاخترط [2]

---

[1] كذا في النسخ التي بأيدينا والأصوب ولم يمضه من الإمضاء. (م)

[2] اخترط سيفه: استلّه.

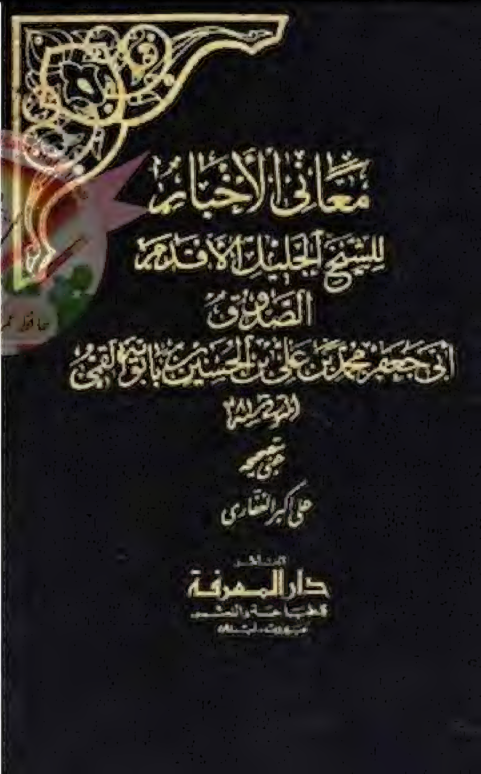

معاني الأخبار

للشيخ الجليل الأقدم

الصدوق

أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بابويه القمي

المتوفى سنة ٣٨١

تصحيح

علي أكبر الغفاري

الناشر

دار المعرفة

للطباعة والنشر

بيروت - لبنان

شیعہ رافضیوں کی گواہی

امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ "کاتب وحی" تھے

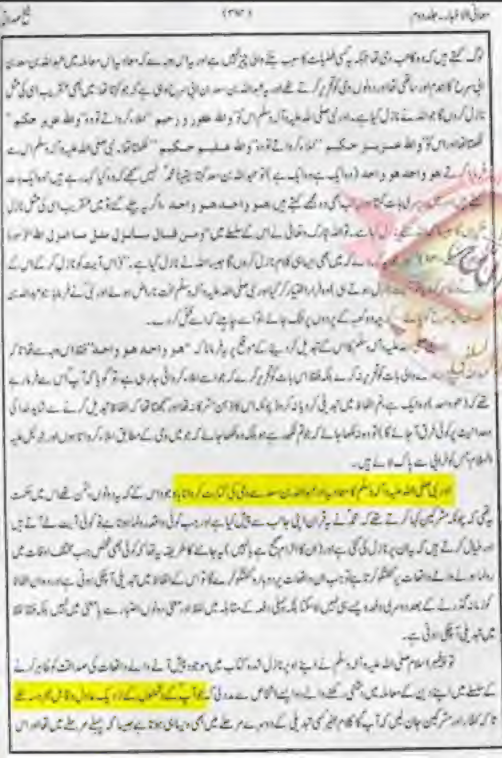

معانی الاخبار

تالیف

شیخ صدوق ابن بابویہ

ابی جعفر محمد بن علی بن حسین قمی

مترجم

[illegible] حسین نجفی

ناشر

الکساء پبلیشرز

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

منہاج الفتاویٰ

جلد اوّل

مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی

منہاج القرآن پبلیکیشنز

مقام صحابہ اور ان سے منسوب چیزوں کی اللہ نے قسم کھائی ہے

سوال: کیا صحابہ کرامؓ کے گھوڑوں کے سموں سے اڑنے والی مٹی کی قسم قرآن نے کھائی ہے؟

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی چند فضیلتیں بیان فرمادیں۔

نیز صحابہؓ پر ایمان کیسے رکھا جائے کہ ان کے باہمی نزاعات پر توجہ نہ جائے؟

غلام رضا
جھنگ

جواب: محترم غلام رضا صاحب! السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ!

قرآن کریم میں مجاہدین صحابہ کرام کے گھوڑوں، ان کے ہانپنے، کھر مار کر چنگاری نکالنے، گرد اڑانے، دشمن کی فوج میں گھسنے، صبح کے وقت غارت کرنے کی قسمیں کھائی گئیں۔

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ○ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ○ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ○ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ○ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ○

(العادیات، ١٠٠: ١، ٥)

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکالتے ہوئے، پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر پھر صبح کے وقت تاراج کرتے ہیں پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر دشمن کے لشکر میں جا گھستے ہیں۔

جن کی سواری اور مجاہدانہ کارناموں کی اللہ تعالیٰ قسمیں کھائے ان کی عزت و عظمت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں سے چند یہ ہیں۔

١۔ صحابی رسول ہونا، ٢۔ نبی کریم ﷺ کا سالہ ہونا، کیونکہ آپ کی ہمشیرہ

جاتا ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے عظیم المرتبت صحابی ہیں، کاتب وحی ہیں۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۔ اس لحاظ سے تمام اہل اسلام کے قابل صد تکریم روحانی ماموں ہیں۔ صحابہ کرام کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے اڑنے والے گرد و غبار کی اللہ قسمیں کھاتا ہے۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ○ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ○ فَالْمُغِيْرَاتِ صُبْحًا ○ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا (العدیت، ۱۰۰:۱، ۴)	قسم ان گھوڑوں کی جو دوڑتے ہیں، سینے سے آواز نکلتی ہوئی، پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر۔ پھر صبح کے وقت تاراج کرتے ہیں۔ پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں۔

جن شہسواروں سے گھوڑوں کو، گھوڑوں سے گرد و غبار کو یہ مقام ملا، ان شہسواروں کی شان کیا ہو گی۔ ان میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی یقیناً شامل ہیں لہذا کوئی مسلمان ان کی شان میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور جو گستاخی کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا کیونکہ مسلمانوں کی پہچان قرآن میں یہ بتلائی گئی ہے کہ وہ اہل ایمان کے لئے ہمیشہ دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (مومن، ۴۰:۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان صرف دو مرتبہ جنگ ہوئی۔ اول جنگ صفین، دوم جنگ جمل۔ اور ان جنگوں کا سبب جیسا کہ معلوم ہے بنیادی طور پر خلیفہ راشد، امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت تھی جس کے پس پردہ وہی یہودی و مجوسی سازش کار فرما تھی جو خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کی ذمہ دار تھی۔ صحیح صورتحال کا ایک جگہ سے دوسری جگہ تک بروقت پہنچ جانا، اس زمانہ میں ممکن نہ تھا جبکہ اسلام دشمن عناصر گمراہ کن افواہیں تسلسل سے پھیلانے میں مصروف تھے۔ ان حالات میں مسلم عوام و خواص میں غلط فہمیوں کا پیدا ہو جانا باعث تعجب نہیں۔ غلط فہمیاں پھیلیں اور اس کے نتیجہ میں باہمی

اور خالد بن سعید ؓ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں حضرت ابوبکر ؓ سے راضی ہوں تم بھی ان کو پہچان لو۔ اے لوگو! میں حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعدؓ، حضرت سعیدؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ سے راضی ہوں تم بھی ان سب کو پہچان لو۔ اے لوگو! اللہ ﷻ نے تمام اہل بدر و حدیبیہ کو بخش دیا ہے۔ اے لوگو! میرے صحابہ، میرے خسر اور میرے داماد کی عزت و احترام کے بارے میں میری نصیحت یاد رکھو۔ ان میں سے کوئی تم سے اپنا ظلم (بدگوئی لعن طعن وغیرہ کر کے) طلب نہ کرے کیونکہ وہ ظلم ہے جو کل بروز قیامت نہ بخشا جائے گا۔

(مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۵۷)

ایک شخص نے معافی بن عمر سے کہا: کہاں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور کہاں حضرت معاویہ ؓ (حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت معاویہ ؓ پر بوجہ عدل فضیلت ہے) اس پر وہ غصہ ہوئے اور کہا: حضور ﷺ کے صحابہ کے ساتھ دوسروں کو قیاس مت کرو کیونکہ حضرت معاویہ ؓ حضور ﷺ کے صحابی، حضور ﷺ کے صہر (سالے یعنی زوجہ کے بھائی) حضور ﷺ کے کاتب وحی اور اللہ ﷻ کی وحی کے امین تھے۔

حضور ﷺ کی بارگاہ میں ایک جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے نماز جنازہ نہ پڑھی اور فرمایا کہ یہ عثمان ؓ سے بغض و دشمنی رکھتا تھا لہٰذا خدا بھی اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

(سنن ترمذی کتاب المناقب جلد ۵ صفحہ ۲۹۴)

حضور ﷺ نے انصار کے بارے میں فرمایا: مسلمانو! ان کی برائیاں (لغزشیں) معاف کر دو اور نیکیاں قبول کر لو¹ اور فرمایا: میرے صحابہ اور سسرال کی عزت و احترام کے بارے میں میری نصیحت کی حفاظت کرو جس نے ان کے بارے میں میری نصیحت یاد رکھی اسے اللہ ﷻ دنیا و آخرت میں محفوظ رکھے گا اور جس نے ان کے بارے میں میری نصیحت یاد نہ رکھی تو وہ خدا کی امان سے علیحدہ ہوگا اور جو اللہ ﷻ کی امان سے علیحدہ ہوا تو وہ بہت جلد اس کی پکڑ میں آنے والا ہے۔

(مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۶)

حضور ﷺ سے مروی ہے کہ جس نے میرے صحابہ کے بارے میں میری نصیحت کی حفاظت کی تو میں بروز قیامت اس کا محافظ ہوں گا اور فرمایا:

جس نے میرے صحابہ کے بارے میری نصیحت کی حفاظت کی وہ میرے پاس حوض کوثر پر آئے گا اور جس نے حفاظت نہ کی وہ حوض کوثر پر میرے پاس نہ آئے گا۔ یہی نہیں بلکہ مجھ دیکھ بھی نہ سکے گا مگر یہ کہ وہ مجھ سے بہت دور ہوگا۔

(مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۶)

---

[1] صحیح بخاری کتاب المناقب جلد ۵ صفحہ ۲۹۰، صحیح مسلم کتاب الفضائل جلد ۶ صفحہ ۱۹۳۹

حسنات وبرکات اور خصائل محمودہ کو یاد کیا جائے اور ان کے سوا دیگر امور سے سکوت وخاموشی اختیار کی جائے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب میرے صحابہ کو (برائی سے) یاد کیا جائے تو خاموش رہو[۱]۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ.

(پ ۲۶ الفتح ۲۹)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

(ترجمہ کنز الایمان)

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ.

(پ ۱۱ التوبہ ۱۰۰)

ایمان میں سب سے پہلے سبقت کرنے والے مہاجر وانصار ہیں۔

(ترجمہ کنز الایمان)

اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

(پ ۲۶ الفتح ۱۸)

بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے۔

(ترجمہ کنز الایمان)

اور فرمایا:

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ.

(پ ۲۱ الاحزاب ۲۳)

کچھ مرد وہ ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا۔

(ترجمہ کنز الایمان)

حدیث: سیدنا حذیفہ ؓ سے بالاسناد مروی کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء و پیروی کرو[۲] اور فرمایا: میرے صحابہ ستاروں کی مثال ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے تم راہ یاب ہو جاؤ گے۔

حضرت انس ؓ سے مروی ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے صحابہ کھانے میں نمک کی مثل ہیں کہ کھانا بغیر نمک کے عمدہ ہوتا ہی نہیں[۳] اور فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عزوجل سے ڈرو انہیں اپنی اغراض مشئومہ کا نشانہ نہ بناؤ جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت رکھنے کی وجہ سے کی اور جس نے ان سے بغض وعداوت رکھی اس نے مجھ سے دشمنی رکھنے کی وجہ سے کی اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی اور جس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی وہ بہت جلد اس کی پکڑ میں آئے گا اور فرمایا:

---

[۱] طبرانی کبیر جلد ۱ صفحہ ۳۴۴

[۲] سنن ترمذی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم لازمی ہے

سوال: کیا تمام صحابہ کرام تعظیم و تکریم میں برابر ہیں اور ان کی گستاخی کا کیا حکم ہے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اسی حکم میں شامل ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل پر مختصر روشنی ڈال دیں۔

صفدر علی

گوجرانوالہ

جواب: محترم صفدر علی صاحب! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

جس طرح اللہ تعالیٰ کی شان الوہیت میں گستاخی کرنا کفر ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس و شان نبوت میں بھی ذرہ بھر گستاخی کرنا کفر ہے۔ اسی طرح جن نفوس قدسیہ کو سرکار کائنات ﷺ سے غلامی کا نیازمندانہ رشتہ ہے ان میں سے کسی کی گستاخی کرنا بھی کفر ہے خواہ وہ ازواج مطہرات امہات المومنین ہوں، خواہ آل و اولاد ہو، خواہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، لہٰذا ان کی فضیلت کا مسئلہ اس طرح نہ لیا جائے کہ ایک کی تعریف سے دوسرے کی تنقیص ہو۔ تعظیم و تکریم میں سب برابر ہیں۔ ہاں رتبہ فضیلت میں فرق ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جس طرح پہلے خلیفہ راشد ہیں اسی طرح مرتبہ و فضیلت میں بھی پہلے نمبر پر ہیں۔ دوسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تیسرے پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ چوتھے نمبر پر خلیفہ راشد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔

کچھ فضائل وہ ہیں جن میں تمام صحابہ کرام شریک ہیں۔ بعض فضائل خصوصی ہیں کہ ایک میں ہیں دوسروں میں نہیں۔ تاہم عزت و تکریم میں، جنتی ہونے میں، ادب واحترام میں سب برابر ہیں۔ کسی کی ادنیٰ سی گستاخی سے بھی انسان شیطان بن

جنگیں ہوئیں جس میں مسلمانوں کا ایک طرف تو ناقابل بیان جانی و مالی نقصان ہوا، دوسری طرف ان کی ملی وحدت ٹکڑے ٹکڑے ہوئی اور تیسری طرف وہ فاتحانہ قدم جو بڑی تیزی کے ساتھ یورپ، افریقہ اور ایشیاء کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے، یکدم رک گئے۔

تاہم یہ قضاو قدر کے وہ قطعی فیصلے تھے جن کی خبر مخبر صادق ﷺ نے ان واقعات کے رونما ہونے سے بہت پہلے دے دی تھی۔ دونوں طرف صحابہ کرامؓ تھے۔ کسی ایک کو مورد الزام ٹھہرانا نہ صحیح ہے نہ انصاف، اس مسئلہ میں ناصبی، خارجی بھی غلط ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم کی شان اقدس میں زبان طعن دراز کرتے ہیں اور رافضی بھی غلط ہیں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یا دیگر صحابہ کرامؓ کی اجتہادی خطاء پر ان کی شان عظمت میں گستاخی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ گستاخی کی لعنت سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے۔ صحیح صورت حال وہی ہے جس کی نشاندہی ہم نے کر دی ہے۔ ادب و احترام ہی ایمان ہے۔ تقویٰ ہے، ادب اللہ تعالیٰ کا، رسول اللہ ﷺ کا، صحابہ و اہل بیت کا، ائمہ و اولیاء و علماء کا، عام اہل اسلام کا۔

واللہ اعلم و رسولہ

عبدالقیوم خان